احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۶۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۳ جمعرات ۲۵- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۱- نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۱- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ کی اہمیت وضرورت

ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس (دعوت الی اللہ) میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈرنا اپنے نفسوں پر ظلم کرنا ہے

تحریک جدید کے چندہ میں پاکستان اول جرمنی دوم اور امریکہ سوم رہا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۵- نومبر ۱۹۹۳ء کا خلاصہ جو حسب معمول دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن = ۵ / نومبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اور تحریک جدید کے دفتر چہارم کو مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری قرار دیا۔ اور ایسے بچے جو ابھی اطفال یا ناصرات کی عمر کو نہیں پہنچے ان کو بھی تحریک جدید کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری میں دینے کا اعلان فرمایا۔ نیز حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جن ممالک میں چندوں کا نظام ابھی ابتدائی حالت میں ہے ان کو یہ نئی ہدایت فرمائی کہ وہ تحریک جدید کو بھی اپنے چندوں کی تلقین کے نظام میں شامل کر لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور نے تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے دفتر اول کے ۶۰ ویں، دفتر دوم کے ۵۰ ویں، دفتر سوم کے ۲۹ ویں اور دفتر چہارم کے آٹھویں سال کا اعلان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختلف وقتوں میں تحریک جدید کے مختلف دفاتر مختلف ذیلی تنظیموں کے سپرد کئے گئے۔ ۱۹۴۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے دفتر اول کو انصار اللہ کے سپرد کیا۔ ۱۹۵۰ء دفتر دوم کو خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا۔ ۱۹۸۲ء میں میں (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے) دفتر سوم کو لجنہ اماء اللہ کے سپرد کیا اور دفتر چہارم کے بارے میں اب میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر پہلے باقاعدہ طور پر نہیں بھی تھا تو اب اسے مجلس انصار اللہ کی خصوصی ذمہ داری قرار دیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے نومبایعین کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری انصار اللہ کے سپرد کی تھی۔ آج کے دور میں یہ ارشاد خصوصی اہمیت رکھتا ہے لیکن چونکہ بہت بھاری تعداد میں نئے افراد جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اس لئے اب یہ ساری ذمہ داری کلیتہ "انصار اللہ کے سپرد کرنا مناسب نہ ہو گا۔ اس میں اتنی ترمیم کر لی جائے کہ آئندہ سے نومبایعین کو تحریک جدید میں شامل کرنا انہی ذیلی تنظیموں کی ذمہ داری ہے جس میں وہ نومبایع عمر کے لحاظ سے شامل ہو گا۔

جماعت احمدیہ کے اجتماعات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج بھی دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں۔ اور ان میں شامل ہونے والے بڑے شوق سے یہ انتظار کرتے ہیں کہ ان کا نام میری زبان پر جاری ہو اور ساری دنیا کے احمدی ان کا نام سن کر ان کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن جماعتوں یا ذیلی مجالس کے نام بیان فرمائے وہ یہ ہیں۔

جماعت احمدیہ ضلع اوکاڑہ کا جلسہ سالانہ، مجلس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور ضلع راجن پور، مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع، لجنہ اماء اللہ ضلع سرگودھا کا اجتماع، برونگ اوہافو (غانا کا ایک ریجن) کا جلسہ سالانہ، اڑیسہ (ہندوستان) کا صوبائی اجتماع۔ مجلس انصار اللہ کولون ریجن۔ جرمنی کا اجتماع۔ وان والیوو (جزیرہ فجی) کا جلسہ سالانہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان جماعتوں نے اپنے لئے خصوصی پیغام کی بھی درخواست کی ہے ان کے نام یہی پیغام

مسلسل صفحہ ۲ پر

محترم راجہ منیر احمد خان کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مقرر کر دیا گیا

(نامہ نگار خصوصی)

ربوہ = ۱۰- نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ کو آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مقرر فرما دیا ہے۔

مکرم راجہ صاحب مکرم صوبیدار ریٹائرڈ راجہ محمد مرزا خان صاحب کے بیٹے ہیں۔ آپ ۱۰- ستمبر ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول سے اور گریجوایشن تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کی آج کل ایم اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ آپ نے ۱۹۹۰ء میں شاہد پاس کیا ۳ ماہ مربی سلسلہ رہے جس کے بعد ۲ سال معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان رہے اب تخصص علم کلام کر رہے ہیں آپ قاضی سلسلہ بھی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں آپ نے ۱۹۷۷ء سے کام شروع کیا محلہ دار البرکات میں زعیم کے بعد ناظم اطفال ربوہ اور نائب مہتمم مقامی رہے۔ پچھلے سال آپ مہتمم تربیت تھے۔

آپ نے احباب جماعت اور خدام کو خاص دعاؤں کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے آپ کو بہترین خدمات دینیہ کی توفیق عطا ہو۔

اگر کسی شخص کو قربانی کی زیادتی سے لطف آتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے اندر ایمان ہے۔ اور اگر قربانی کی زیادتی کی وجہ سے کسی کے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ متاع ایمان سے محروم ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ہے کہ جماعت احمدیہ کے وہ تمام افراد جو کسی نہ کسی ذیلی تنظیم سے منسلک ہیں ان کے سپرد تحریک جدید کے چندے کی وصولی کی جو جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں وہ سارے میرے مخاطب ہیں۔ آپ سب کے لئے یہ پیغام ہے کہ امسال تحریک جدید کے چندے کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کے لئے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین توفیق دے۔

عالمگیر سطح پر جائزہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس ۶۱ ملکوں کی رپورٹ پہنچ گئی ہے اس کے مطابق عالمگیر جماعت احمدیہ کے وعدہ جات برائے سال ۹۳-۱۹۹۲ء ۱۰ لاکھ ۸۷ ہزار ۸۳۶ پاؤنڈ تھے اس کے مقابلے میں وصولی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۰ لاکھ ۹۱ ہزار ۹۱۹ پاؤنڈ ہو گئی ہے۔ پاکستانی کرنسی میں رقوم کا متبادل یہ ہے۔ وعدہ جات ۴ کروڑ ۸۵ لاکھ ۳۹ ہزار ۲ سو بیالس اور وصولی خدا کے فضل سے ۴ کروڑ ۸۷ لاکھ ۲۱ ہزار روپے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گذشتہ سال ۱۳۵ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ لیکن چندوں کے لحاظ سے ابھی بہت سے ممالک کی پوری تربیت نہیں ہوئی۔ یعنی اتنی بھی نہیں ہوئی کہ ہر چندے کو علیحدہ علیحدہ پہچان سکیں۔ ایسے ممالک کو میری ہدایت یہ تھی کہ پہلے پہل ان ممالک کے احمدیوں کو چندہ عام کی طرف لایا جائے بے شک اس کی شرح کو عام شرح ۱/۱۶ کے مقابلے میں کم رکھا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی ابتداء میں جب چندوں کی تحریک فرمائی تھی تو کوئی شرح نہیں رکھی تھی پس اس پر عمل کرتے ہوئے میں نے ایسے لوگوں کو جو کمزور ہیں یا مالی لحاظ سے جن پر ذمہ داریاں ہیں ان سے یہ وعدہ کیا ہے اگر مجھے لکھیں گے تو میں ان کو کم شرح سے ادائیگی کی اجازت دے دوں گا۔ ایسے ممالک کو جہاں چندوں کا مالی نظام مستحکم نہیں ہے ان کو یہ نئی ہدایت ہے کہ وہ دیگر چندوں کے ساتھ ساتھ ان کو تحریک جدید کے چندے سے بھی روشناس کروائیں۔ چاہے کوئی کتنی ہی کم رقم کیوں نہ دے۔ اس کو شامل کرلیں۔

تحریک جدید کے چندے کی غیر معمولی برکت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحریک جدید کے چندے کی غیر معمولی برکت یہ تھی کہ تحریک جدید کے آغاز کے ساتھ جماعت احمدیہ کے چندوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ کیونکہ اس سے پہلے صرف کمانے والا چندہ دیتا تھا۔ (یعنی چندہ عام) بچوں اور عورتوں کے لئے کوئی چندہ نہ تھا۔ اور عورتیں چونکہ مالی قربانی میں براہ راست حصہ نہیں لیتی تھیں اس لئے وہ خاوند کی مالی قربانی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسے گھروں کے بچے ہاتھوں سے نکل گئے۔ تحریک جدید کے چندہ کے آغاز سے یہ بات ختم ہو گئی اسی لئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں تحریک جدید کے چندے کو دنیا بھر میں رائج کرنے کی ہدایت دے رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت سی جماعتیں رپورٹیں نہیں بھجواتیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

جماعتوں کی آپس میں دوڑ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں جماعتوں کی آپس کی دوڑ کا اس لئے ذکر کرتا ہوں تاکہ سبقت فی الخیرات کا جذبہ پیدا ہو۔ یہ ہمارا مقصود قرار دیا گیا ہے۔ دنیا کے اور کسی مذہب میں یہ ماٹو اپنے ماننے والوں کو نہیں دیا گیا۔ اس پہلو سے یہ ماٹو اور یہ مطمح نظر ہماری زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونا چاہئے۔ یہ انفرادی تحریک جب اجتماعی حیثیت اختیار کرتی ہے تو نیکیوں کا ایک سمندر بن جاتا ہے جو حیرت انگیز ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب میں اعلان کرتا ہوں کہ فلاں جماعت آگے نکل گئی ہے تو میرا مقصد سبقت فی الخیرات کا جذبہ پیدا کرنا اور دعا کی تحریک کرنا ہوتا ہے۔ اس میں دعا یہ کی جائے کہ اے خدا جس نے سبقت پائی ہے اس کو قائم رکھ اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کی پوری صلاحیتوں کو استعمال کئے جانے کی توفیق دے۔ پھر اگر وہ آگے بڑھ جائیں تو یہ اللہ کی شان ہے اس کا فضل ہے۔

پاکستان اول جرمنی دوم امریکہ سوم

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب عام چندوں کا اعلان ہوا تو پاکستان کے احمدیوں کو بڑی تکلیف پہنچی جب یہ کہا گیا کہ جرمنی عام چندوں میں آگے نکل گیا ہے۔ تو اب اہل پاکستان کو مبارک ہو کہ وہ تحریک جدید میں حسب سابق دنیا میں سب سے آگے ہیں۔ اس کے بعد جرمنی ہے جو مسلسل آگے آرہا ہے اور پاکستان سے اپنا فاصلہ کم کر رہا ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ ہے اور مجھے یقین ہے اور امیر صاحب امریکہ مجھ سے گفتگو کے دوران اس نظریے پر متفق ہوئے ہیں امریکہ کے احمدی اگر اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں تو سب دنیا کی احمدی جماعتوں کو پیچھے چھوڑ سکتے ہیں۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ 'پانچویں پر کینیڈا' چھٹے پر انڈونیشیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انڈونیشیا مسلسل آگے آرہا ہے ساتویں نمبر پر جاپان ہے یہ چھوٹی جماعت ہے۔ مگر قربانی کے جذبہ سے بھرپور ہے۔ آٹھویں نمبر پر ماریشس ہے جو بڑی ہوشمندی سے آگے آرہا ہے۔ نویں نمبر پر ہندوستان ہے یہاں غربت بہت ہے اس کے باوجود ان کا نویں نمبر پر آنا قابل تعریف ہے۔ دسویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ اوپر کی فہرست میں سوئٹزر لینڈ کا نمبر دسواں ہے لیکن اوسط چندوں کی فہرست میں سوئٹزرلینڈ سب سے آگے ہے اس سے پہلے جاپان آگے تھا۔ سوئٹزرلینڈ نے کوشش کر کے اسے پیچھے چھوڑا ہے۔ لیکن جاپان پر بعض اور بھی اہم ذمہ داریاں ہیں جن میں بیت الذکر کی تعمیر کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔ ٹوکیو میں تعمیر ہونے والی بیت الذکر کی تعمیر کا چندہ بہت غیر معمولی ہے جو جاپان کی جماعت پر ڈالا گیا ہے۔ انہوں نے تین سال کی مدت میں اسے تعمیر کرنا ہے۔

اوسط چندہ فی کس کی فہرست میں سوئٹزرلینڈ اور جاپان کے بعد تیسرا نمبر بیلجیئم کا ہے۔ جو تیز قدموں سے آگے آرہا ہے۔ دعوت الی اللہ میں بھی انہوں نے توقع سے بڑھ کر کارکردگی دکھائی اور اب مالی لحاظ سے بھی ترقی کر رہے ہیں۔ چوتھے نمبر پر امریکہ' پانچویں نمبر پر فرانس ہے۔ اس کے علاوہ بعض چھوٹے ممالک ایسے ہیں جن کی کم تعداد کے پیش نظر ان کو اوسط والی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔ ان میں تھائی لینڈ 'فلسطین' کوریا گوئٹے مالا' اور لتھوانیا اوسط میں بہت بہتر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ موازنے کی اس فہرست میں افریقہ کا نام نہیں آیا۔ افریقہ کے ممالک میں غربت بہت زیادہ ہے اور ملک اقتصادی بدحالی کے شکار ہیں۔ تاہم ان میں اخلاص کی کمی نہیں اخلاص میں یہ بہت آگے ہیں۔ چنانچہ فی صد اپنی قربانی میں اضافہ کرنے کے لحاظ سے جو ملک سب سے آگے ہے وہ زیمبیا ہے جو مشرقی افریقہ کا ملک ہے پھر تیسرے نمبر پر غانا ہے ساتویں نمبر پر گیمبیا ہے اور دسویں نمبر پر تنزانیہ ہے گویا کہ اس فہرست میں پہلے دس میں سے چار نام افریقہ کے ہیں۔

افریقہ کے لئے دعا کا اعلان حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں میں دعا کا بھی ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ افریقہ کی اقتصادی حالت کی بحالی کے لئے حسب توفیق سکیمیں جاری کر رہی ہے اور افریقہ کی حالت کو اس اعتبار سے بہتر بنایا جارہا ہے کہ افریقہ کا خون چوس کر بیرون ممالک میں رقم منتقل کرنے کا جو دور تھا جماعت احمدیہ ضرور اس کا رخ پلٹے گی اب باہر سے پیسہ آئے گا اور افریقہ پر خرچ کیا جائے گا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک کے ارشادات کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کے مضمون کی تشریح فرمائی۔ اور بیان فرمایا کہ شیطان فحشاء کی تلقین کرتا اور مالی قربانی سے روکتا ہے کہ تم کہیں غریب نہ ہو جاؤ۔ حالانکہ جو قومیں فحشاء میں زیادہ مبتلا ہیں ان سے مالی قربانی کی توفیق لے لی جاتی ہے۔ وہاں کھلم کھلا بدیوں کی دوڑ لگ جاتی ہے۔ ایسے انسانوں کی کمائی (سوائے اس کہ کہ اللہ چاہے) ان کی ضرورتوں سے بڑھ جاتی ہے۔ نئے ماڈل کی کار' نئے نئے ویڈیوز' عیش و عشرت کا حصہ سیریں' شراب و کباب' ناچ گانا کی تو کوئی حد ہی نہیں رہتی۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے پھر لوگ ڈاکے مارتے' چوریاں کرتے اور جرائم پیشہ بن جاتے ہیں۔

اسی لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو فحشاء سے بچنے کا حکم فرمایا۔ اور اس کے ساتھ بچت کر کے مالی قربانی کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مالی قربانی کی صورت میں نہ صرف یہ کہ تم غریب نہیں ہو گے بلکہ بخشش اور فضل کا بھی وعدہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈرتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں کسی مصیبت میں اور کوئی ان کے کام نہیں آئے گا لیکن جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کو ضرور انصار حاصل ہونگے۔ جب بھی ان پر کوئی تکلیف آئے گی اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری فرمائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کے بہت سے فائدے بیان

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

چوں بہ بیند کہ کار رفت از دست
رسنِ اختیار رفت از دست

لیکن جب دیکھتا ہے کہ کام اس کی طاقت سے باہر ہے اور اختیار کی رسی اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔

رُو نہد سوئے کوچۂ یاراں
مددے جوید از مددگاراں

تو اپنے دوستوں کی گلی کا رخ کرتا ہے اور مددگاروں سے مدد مانگتا ہے

زورِ دستِ براداراں جوید!
نزد ہر کار داں ہمے پوید!

اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کا زور تلاش کرتا ہے اور ہر طاقت ور کے پاس دوڑ کر جاتا ہے

چوں بماند ز ہر طرف ناچار!
نالد آخر بدرگۂ داوار

پھر جب ہر طرف سے لاچار ہو جاتا ہے۔ تو آخر میں خدا کے حضور روتا ہے

نعرہ ہامے زند بحضرتِ پاک
واز تضرع جبیں نہد بر خاک

اس پاک درگاہ کے سامنے چیخیں مارتا ہے اور عاجزی سے ماتھے کو خاک پر رکھتا ہے

درِ خود بندد و بگرید زار
کاے کشائندۂ رہِ دشوار

اپنا دروازہ بند کر کے رو رو کر عرض کرتا ہے کہ اے مشکل کشا

گنہِ من بہ بخش و پردہ بپوش
تا نہ دشمن زند بشادی جوش

میرے گناہ بخش اور میری پردہ پوشی کرتا کہ دشمن خوشی سے باغ باغ نہ ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ انسان کو ہمیشہ خدا کی طرف نظر رکھنی چاہئے اور ہر مشکل اور مصیبت کے وقت اسے سب سے پہلے خدا کا خیال آنا چاہئے اور اسی سے مدد مانگتے ہوئے اسے دیگر تدابیر کرنی چاہئیں۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو پہلے خدا کی طرف نظر اٹھانے کی بجائے دوسروں سے امید باندھ لیتے ہیں اور جب ان کا کام نہیں بنتا اور وہ بے اختیار ہو جاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں۔

ان اشعار میں حضور نے ایسے ہی لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ جو کام وہ کرنا چاہتے ہیں وہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اور اس طرح بعض کاموں پر انسان سمجھتا ہے کہ اس کا اختیار نہیں اس کام میں وہ یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ تو یہ کام نہیں کر سکتا تو پھر وہ اپنے دوستوں کی طرف رخ کرتا ہے اور ان سے مدد مانگتا ہے اپنے بھائیوں کے پاس جاتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ آپ میری مدد کریں۔ ہر وہ شخص جس کے متعلق اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ شائد وہ اسکے کام آسکے وہ اس کے پاس جاتا ہے۔ اور اس سے اپنے مسئلے کا حل پوچھتا ہے۔ لیکن جب اسے کسی طرف سے بھی امید کی کرن نظر نہیں آتی اور وہ لاچار ہو جاتا ہے نہ اسکے بھائی اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ نہ اس کے دوست اسکے کام کو تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔ تو پھر وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے اور گڑگڑاتا ہے اور رو رو کر خدا تعالیٰ سے کہتا ہے رو رو کر اپنے ماتھے کو زمین پر رکھ دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے آگے جھک جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اے خدا تو تو مشکل کشا ہے۔ تو میری مشکل کو دور فرما گویا کہ وہ اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے وہ کسی دوسرے شخص کی طرف دیکھتا نہیں۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ اسکی مشکل دور کی جائے۔ اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا تو ہی پردہ پوشی کرنے والا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ تو میری بھی پردہ پوشی کر اور میرے گناہوں کو بخش تا ایسا نہ ہو کہ میرا دشمن مجھے مشکل میں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے حقیقت یہ ہے کہ انسان کو مشکلات اور مصائب کے حالات میں خدا ہی کی طرف رجوع کرنا چاہئے انسان اس کے آگے روئے اور گڑگڑائے اور اس سے کہے کہ تو ہی مشکل کشا ہے میری مشکل کو بھی آسان فرما۔ اور اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ پردہ پوشی بھی کرتا ہے اور گناہوں کو بخش بھی دیتا ہے۔ اور ان لوگوں سے بچا بھی لیتا ہے جو ظاہرو باہر اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور اسے مشکل اور مصائب میں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ اس بات کی توفیق دے کہ ہم اسی کے در پر پڑے رہیں۔ کوئی مشکل ہو کوئی مصیبت کا وقت ہو ہم اس سے اپنی۔ چاہیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہو۔

علمی مسائل

اس آیت سے موسوی مقام اور محمدی ﷺ مقام کا مقابلہ کر کے دکھایا گیا ہے اور بتایا ہے کہ موسوی مقام محمدی مقام کے تابع ہے۔ اور جن امور کی تہہ تک محمدی ﷺ علوم پہنچے ہیں ان تک موسوی علوم نہیں پہنچے۔ اور کشف میں اس لطیف مقابلہ کو ایک مکالمہ اور مصاحبت کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ اگلی آیت میں لن ترانی والے مضمون کو بیان کیا گیا ہے کہ محمدی ﷺ کمالات کی بلندی کو موسوی کمالات نہیں پہنچ سکتے۔ اور بتایا ہے کہ محمدی ﷺ قوم کا صبر اور مرتبہ رکھتا ہے اور موسوی قوم کا صبر اور مرتبہ رکھتا ہے۔ جن ابتلاؤں اور مشکلات کا مسلمانوں نے مقابلہ کیا موسوی سلسلہ کے لوگ وہاں آکر رہ گئے اس میں اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ گو مسیحی سلسلہ کے لوگوں نے ایک لمبے عرصہ تک مشکلات برداشت کیں مگر وہ مشکلات جسمانی تھیں۔ علمی آزمائشیں نہ تھیں۔ علمی مشکلات کا وہ مقابلہ نہیں کر سکے۔ چنانچہ خود حضرت مسیحؑ شاکی رہے کہ میرے مقام کو کوئی نہیں سمجھا۔ حتیٰ کہ انجیل میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ مسیحؑ نے اپنی فلسطینی زندگی کے آخری سال میں جب کہ صلیب کا واقعہ قریب تھا اپنے سب سے مقرب شاگرد پطرس سے پوچھا کہ لوگ مجھے کیا سمجھتے ہیں اور جب انہوں نے بتایا کہ میں تو آپ کو مسیحؑ سمجھتا ہوں تو بہت خوش ہوئے۔

(متی باب ۱۶۔ آیت ۱۸۔ ۱۹)

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور تو اور حواری بھی ان کو مسیحؑ ماننے کے لئے تیار نہ تھے صرف ایک معمولی نبی سمجھتے تھے۔ پس پطرس کے ایمان کو دیکھ کر ان کو خوشی ہوئی۔

اس آیت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰؑ کی طبیعتوں کا بھی مقابلہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ جلد سوال کرنے لگ جاتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر ہر بات ظاہر کرتا۔ اور یہی فرق دونوں کی امتوں میں تھا۔

تورات پر نظر ڈالو کہ بنی اسرائیل سوال پر سوال کر رہے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا یہ حال ہے کہ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی اعرابی آوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال پوچھے تا ہم بھی سن لیں گویا اس قدر وقار اور صبر نفس حاصل تھا کہ خود نہ پوچھا کرتے تھے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم میں سے بعض موسیٰ کی قوم کی طرح سوال کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا۔ وہ لوگ انہیں بار بار خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے پر اور ہر بات کے متعلق سوال کرنے کے لئے مجبور کیا کرتے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکار عالیہ

بات یہ ہے کہ ہر وہ ماں جو بچے کو صرف پیار ہی نہیں دیتی بلکہ شروع ہی سے اس کے اندر انصاف پیدا کرتی ہے اس کے اندر توازن پیدا کرتی ہے وہ حقیقت میں مستقبل کے لئے ایک جنت پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ جو ماں اپنی اولاد کو صرف محبت دیتی ہے اور اس محبت کے نتیجہ میں وہ سمجھتی ہے کہ اس نے اسے سب کچھ دے دیا وہ ایک غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ ایسی محبتیں جو محض محبت کا رنگ رکھتی ہوں ان میں نظم وضبط کی کوئی رگ شامل نہ ہو۔ جن میں مضبوط تقاضے نہ ہوں۔ جن میں توازن کے مطالبے نہ ہوں۔ ایسی محبتیں اولاد کے فائدے کی بجائے اسے نقصان پہنچا دیتی ہیں لیکن اس سے بہت بڑھ کر ایک نقصان عورت کا اپنی ذات میں مگن ہونے کا نقصان ہے اور یہ وہ نقصان ہے جو نئے تقاضوں کے نتیجہ میں دن بدن زیادہ ہو کر دکھائی دینے لگا ہے۔ اگر کوئی عورت سنگھار پٹار کرتی ہے' سوسائٹی میں جاتی ہے' دل کے بہلانے کے کچھ سامان کرتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ بی بی ذرا سنبھل کر چلو تو کہے گی یہ چھوٹی موٹی باتیں ہیں میں نے کون سا گناہ کیا ہے؟۔ کیا تم میری زندگی کو عذاب بنا دو گی؟ لیکن چھوٹی موٹی باتیں در حقیقت بعض دفعہ بہت بڑی باتیں پیدا کر دیا کرتی ہیں۔ ایسی اولاد جس کی ماں کو اور جس کے باپ کو اپنی لذتوں کی تلاش اتنی ہو جائے کہ وہ اس کی زندگی کے روزمرہ کے انداز پر غالب آجائے تو ایسی مائیں بسا اوقات اپنے بچوں کی تربیت سے غافل ہو جاتی ہیں۔ باہر وقت گزار کر کبھی آتی ہیں تو یہ دیکھنا چاہتی ہیں کہ بچے اپنے کمرے میں موجود ہیں کہ نہیں۔ کچھ ان کی فوری ضرورتیں ہوئیں تو وہ پوری کر دیں۔ کوئی بیمار ہوا تو اس کا علاج کیا لیکن پھر گلے سے اتار کر اپنے علیحدہ کمروں میں غائب ہو گئیں اور صبح اٹھ کر نئے سوشل پروگرام بنائے گئے اور نئی لذتوں کی تلاش کی گئی۔ ایسی ماؤں کی نظریں پہلے بدلتی ہیں پھر اولاد کی نظریں بدلا کرتی ہیں۔ اولاد کو خدا تعالیٰ نے بہت ہی فراست عطا فرما رکھی ہے جن بچوں نے اپنی ماؤں کو ایک خود غرضی کی حالت میں زندگی بسر کرتے دیکھا ہو وہ لازماً خود غرض بن کر بڑے ہوتے ہیں اور بچپن سے ان کو احساس نہیں ہوتا کہ میری ماں مجھ پر احسان کرنے والی ہے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میری ماں نے اپنی مرضی سے جب اس نے چاہا' جب اس کو خواہش پیدا ہوئی مجھ سے پیار کیا لیکن میری ساتھی نہ بنی۔ مجھے اس نے رفاقت عطا نہیں کی۔ مجھ سے ایسا تعلق قائم نہ کیا کہ مجھے اس کے ساتھ بیٹھنے کا مزہ آئے اسے میرے ساتھ بیٹھنے کا مزہ آئے۔ پس اسی وقت سے اس بچے کا مستقبل گھر کی بجائے گلیوں سے وابستہ ہونے لگتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ جو ٹلانے کی باتیں ہیں یہ بھی بظاہر چھوٹی ہیں لیکن بہت گہرے اور لمبے نقصانات پیدا کرتی ہیں۔ ایسی مائیں جو اپنے بچوں کو چپ کرانے کی خاطر جھوٹ بول دیتی ہیں یا ساتھ نہ لے جانے کے لئے بہانہ بنا دیتی ہیں ایسی مائیں ہمیشہ جھوٹی نسلیں پیدا کرتی ہیں اور وہ بچے کبھی بھی اپنی ماؤں کی باتیں نہیں مانتے بلکہ غیر شعوری طور پر انہیں دوسروں کو دھوکہ دینے کے سبق مل جاتے ہیں۔ بعض دفعہ خود مائیں نیک بھی ہوں لیکن وہ سمجھتی ہیں کہ بچے کو ٹالنا معمولی بات ہے یہ تو کوئی گناہ ہی نہیں یا بچے سے کوئی وعدہ کیا اور اسے جھٹلا دیا تو اس میں کوئی خاص بڑی بات نہیں ہے۔ بچوں کے ساتھ تو اسی طرح ہوا کرتا ہے اور وہ نہیں جانتیں کہ وہ بچے کا مستقبل خود اپنے ہاتھوں سے ہمیشہ کے لئے برباد کر دیتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ایک چھوٹا سا نظارہ اس طرح دیکھا کہ ایک باپ نے اپنے بچے کو پونڈے گنے کا ایک ٹکڑا دیا ہوا تھا اور سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے اس کی ماں بھی ساتھ ساتھ چل رہی تھی اس نے دیکھا کہ بچے سے سنبھالا نہیں جاتا تو اس نے کہا کہ بیٹا یہ مجھے پکڑا دو۔ میں اوپر جا کر تمہیں واپس کر دوں گی۔ اس نے کہا جائیں! جائیں! میں نے آپ کو دیکھا ہوا ہے! اوپر پہنچتے پہنچتے آپ آدھا کھا جائیں گی۔ اب یہ بات چھوٹی سی ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ردعمل نے میرا دل ہلا دیا۔ مجھے سامنے خطرات نظر آئے کہ اس بچے کا مستقبل شاید ٹھیک نہ رہے کیونکہ جو اپنی ماں پر اعتماد نہیں کر سکتا وہ دوسروں پر کیسے اعتماد کرے گا۔ پس ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ جنت بھی پاتی ہیں اور جہنم بھی پاتی ہیں۔ آپ کو اختیار ہے کہ جہنم کو قبول کر لیں یا جنت کو قبول کر لیں۔ پس آئندہ کی قوم آپ کے پاؤں سے وابستہ ہو چکی ہے۔ آئندہ کی نسل آپ کے قدموں سے وابستہ ہو چکی ہے۔ اس لئے اس دنیا میں جنت چھوڑیں تو دیکھیں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کی اخروی جنت کی ضمانت بھی یقیناً مہیا ہو جائے گی۔

یہ چند پہلو ہیں جن کی اور بھی بہت سی شاخیں ہیں اور یہ مضمون ایسا ہے جو بڑی تفصیل کا محتاج ہے تاکہ مثالیں دے دے کر آپ کو سمجھایا جائے کہ کہاں کہاں ٹھوکر کا مقام ہے۔ کہاں کہاں بچنے کی ضرورت ہے۔ کس طرز عمل کو اختیار کیا جائے مگر میں امید رکھتا ہوں کہ ان چند مثالوں سے آپ اس مضمون کو سمجھ گئی ہوں گی کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں واقعتہ "جنت یا جہنم ہو جاتی ہے۔ میں نے بعض ماؤں کو بچوں کو ڈراتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بڑی سختی سے اپنے گھر میں یہ بات قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہوں کہ بچون کو ڈرایا نہ کریں۔ سختی سے مراد یہ ہے کہ Firmness (مضبوطی) کے ساتھ' شدت کے ساتھ نہیں یا سزا دے کر نہیں کیونکہ مجھے یاد نہیں شاید ہی کبھی زندگی میں ایک دو مرتبہ کسی بچے کو سزا دی ہو ورنہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ بچے کے ساتھ اگر تمہارا اعتماد کا رشتہ قائم ہو جائے اور پیار کا رشتہ قائم ہو جائے تو تمہاری نظروں کے ہلکے سے تغیر میں بچہ اتنی سزا پا جاتا ہے کہ اسے کسی اور سزا کی ضرورت نہیں رہتی تو جس حد تک مجھ سے ممکن ہے میں نے اپنے گھر میں بھی اور باہر اپنے دوسرے عزیزوں کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بچوں کو ڈرایا نہ کریں بچہ سوتا نہیں ہے یا کسی جگہ جانا چاہتا ہے تو مائیں کہہ دیتی ہیں کہ بھوت آجائے گا۔ فلاں چیز تمہیں چمٹ جائے گی۔ وقتی طور پر وہ اس بچے سے چھٹکارا حاصل کرتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے خوف کا بھوت اسے چمٹا دیتی ہیں جو پھر کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ باہر نکل رہی ہیں۔ لمبے عرصے کے لئے جانے کا ارادہ ہے لیکن جھوٹ بول دیتی ہیں کہ ہم ابھی آتے ہیں اور بچہ بیچارا انتظار میں بیٹھا رہ جاتا ہے۔ ایسے بچے سے بڑے ہو کر سچ کی کیسے توقع کی جا سکتی ہے۔ پس آپ اپنے گھر میں جس رنگ میں زندگی بسر کر رہی ہوتی ہیں بچہ اس کی اصل تصویر کو دیکھتا ہے۔ پس اس تصویر کو قبول نہیں کرتا جو آپ جعلی عکس کے طور پر اس پر ڈالتی ہیں اور اس پہلو سے کوئی ماں کسی بچے کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔ ایک دن کا معاملہ ہو تو کوئی اور بات ہوئی۔ دو دن کا قصہ ہو تو سمجھ میں آجائے۔ یہ ساری زندگی کے معاملات ہیں۔ ایک بچہ اپنے ماں باپ کی اصلیت کو ضرور سمجھ جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں آئندہ ان کا احترام پیدا ہوتا ہے یا احترام کی بجائے بدتمیزی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔ پس وہ قومیں جن میں پہلی نسلوں اور دوسری نسلوں کے درمیان فاصلے بڑھ رہے ہیں ان میں ضروری نہیں کہ اسی قسم کی غلطیاں ہوں۔ کچھ نہ کچھ غلطیاں ضرور ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں بچے اس یقین کے ساتھ بڑے ہو رہے ہوتے ہیں کہ یہ دنیا خود غرضی کی دنیا ہے۔ اس میں ہر شخص کا جو بس چاہے وہی کرے۔ جس پر زور چلے وہ اپنا لے اور اپنی لذتیں ہمارے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ ہمیں کسی اور پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ جب اس حالت میں بڑے ہوتے ہیں تو اپنے ماں باپ ان کو بوجھ دکھائی دیتے ہیں۔ پرانے زمانے کی چیزیں دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے پرانا استعمال شدہ فرنیچر بعض دفعہ نظر کو تکلیف دیتا ہے ویسے ہی ماں باپ ایک پرانے فرنیچر کے طور پر دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ایسا معاشرہ جنت سے دور ہٹ رہا ہوتا ہے۔ ایسا معاشرہ بہترین زمین ہے جس پر بدترین چیزیں جڑ پکڑیں اور دن بدن ایسے معاشرے ہلاکت اور تباہی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے عملاً پاک معاشرہ پیدا کرنا ہے اور اس پاک معاشرے کے لئے کسی لمبی چوڑی علمی تحقیق کی ضرورت نہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی عام سادہ سی باتیں ہیں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ ہی آپ کی تعلیم کے لئے کافی ہے۔ ہر اس موقعہ پر جب آپ کا اپنی اولاد سے رابطہ پیدا ہوتا ہے اگر آپ یہ سمجھیں کہ آپ اس پر آج ہی نہیں بلکہ کل کے لئے بھی اثر انداز ہو رہی ہیں تو یقیناً آپ کی طرز عمل میں ایک ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگا۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ ص ۷۶ تا ۸۰)

بقیہ : ص ۵

کرتی تھیں۔ جب کوئی بچہ خاندان میں پیدا ہوتا تو خوشی کے ساتھ حضرت اقدس کی جدائی کا غم بھی تازہ ہو جاتا اور آپ اس بچہ کی آمد پر حضرت اقدس کو بہت یاد کرتیں۔ میں اپنے لئے ہی دیکھتی کہ حضرت صاحب کی وفات کے بعد ایک محبت کا چشمہ ہے جو اماں جان کے دل میں پھوٹ پڑا ہے اور بار بار فرمایا کرتیں کہ تمہارے ابا تمہاری ہر بات مان لیا کرتے اور میرے اعتراض کرنے پر فرماتے کہ لڑکیاں تو چار دن کی مہمان ہوتی ہیں یہ کیا یاد کرے گی۔ جو یہ کہتی ہے وہی کرو۔ غرض یہ محبت بھی حضرت صاحب کی محبت تھی جو آپ کے دل میں موجود تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرۃ حضرت اماں جان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اماں جان کو خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان سمجھتے تھے اور جو بات بھی وہ کرنے کو کہتیں پوری کوشش فرماتے کہ وہ پوری ہو جائے۔ ویسے بھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ بیویوں کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔

حضور کی مہربانیوں کی ایک مثال آپ کو سناؤں۔ ایک دفعہ دار (   ) کے اس حصہ میں جہاں حضور رہتے تھے وہاں ایک صحن ہے جس کی ایک کھڑکی جنوب کی طرف محلہ کوچہ بندی میں کھلتی ہے گرمیوں میں رات کو حضور اور آپ کے سب گھر والے اس صحن میں سویا کرتے تھے لیکن برسات کے موسم میں جب بارش ہوتی تو مشکل یہ پڑجاتی کہ ساری چارپائیاں اٹھا کر کمروں میں لے جانی پڑتیں۔ اس واسطے حضرت اماں جان نے یہ مشورہ دیا کہ اس صحن کے ایک حصہ پر چھت ڈال دی جائے۔ یعنی برآمدہ سا بنا دیا جائے تاکہ بارش ہونے پر چارپائیاں اس کے اندر کی جا سکیں۔ حضور نے حکم فرمادیا کہ ایسا ہی کیا جائے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور چند دوسرے رفقا نے اعتراض کیا کہ ایسا نہ کریں صحن کی شکل خراب ہو جائے گی خوب صورتی ختم ہو جائے گی۔ لیکن آپ نے سب کی باتیں سن کر فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن چونکہ میری بیوی خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور میرے ان بیٹوں کی ماں ہے جن کے متعلق خدا نے مجھے بشارتیں دیں اس لئے میں اس کی ہر بات مانتا ہوں اس لئے یہ برآمدہ بننا چاہئے۔

حضرت اماں جان خود اپنا ایک واقعہ سنایا کرتی تھیں کہ جب وہ نئی نئی قادیان میں آئیں تو انہیں روشنی میں سونے کی عادت تھی۔ جب آپ سو جاتیں تو حضور روشنی بجھا دیتے۔ پھر آپ کی آنکھ کھلتی تو آپ اندھیرا دیکھ کر گھبرا اٹھتیں اور حضرت صاحب دوبارہ روشنی کر دیتے۔ آخر حضور کو ہی روشنی میں سونے کی عادت پڑ گئی۔ پھر تو یوں ہوا کہ گھر کے ہر کونے میں روشنی رہنے لگی۔ سیڑھیاں کیا۔ غسل خانہ کیا۔ کمرہ کیا۔ صحن کیا۔ سب جگہ روشنی کی جاتی اور اس کے لئے ایک خاص خادم رکھا گیا۔ کبھی کبھار حضرت اماں جان محبت سے حضور کو یاد دلایا کرتیں کہ:۔

"آپ کو وہ وقت یاد ہے جب آپ روشنی میں سو نہ سکتے تھے۔ اور اب گھر کے کونہ کونہ میں روشنی نہ ہو تو آپ کو نیند نہیں آتی۔"

حضرت صاحب یہ بات سن کر ہمیشہ خوشی سے مسکرا اٹھتے۔

بچو (اور بڑے بھی) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت اماں جان کو جتنے لوگوں نے بھی قریب سے دیکھا مثلاً حضرت اماں جان کے دونوں بھائی۔ آپ کی اولاد۔ بہوئیں اور خادمائیں وغیرہ سب کا یہ کہنا ہے کہ یہ دونوں عام میاں بیوی کی طرح نہ تھے آپ دونوں میں کبھی آپس میں جھگڑا نہ ہوتا۔ کسی بات پر لڑائی نہ ہوتی۔ ادھر حضور حضرت اماں جان کی ہر بات مانتے اور پیار اور احسان کا سلوک کرتے۔ تو ادھر حضرت اماں جان بھی حضور کی چھوٹی سے چھوٹی پسند ناپسند کا خیال رکھتیں۔ کھانا بھی اکثر خود پکاتیں یا پھر سامنے بیٹھ کر اپنی نگرانی میں پکواتیں۔ آپ کے دوسرے کاموں میں بھی اس طرح آپ کا ہاتھ بٹاتیں جیسے کوئی دوست اپنے دوست کا کام کر رہا ہو۔

حضور حضرت اماں جان کو تم کہہ کر بلاتے اور اردو زبان جو کہ اماں جان کی زبان تھی اس میں باتیں کرتے۔ کبھی کبھی پنجابی بھی بول لیا کرتے۔ اماں جان بھی آپ کو عزت سے حضور یا حضرت صاحب کہہ کر بلایا کرتیں غرض یہ جوڑا بے مثال تھا اور آپس کی محبت ایسی تھی جو عام دیکھنے میں نہیں آتی۔

ایک بار جب حضرت اماں جان (عبادت کرنے) لگیں تو نیت باندھنے سے پہلے آپ نے حضرت اقدس سے کہا کہ:۔

"میں ہمیشہ یہ دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے آپ سے پہلے اٹھالے۔"

یہ سن کر حضور نے فرمایا۔

اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں"

اور ایسا ہی ہوا۔ حضرت اماں جان سے ۴۴ سال پہلے آپ کی وفات ہو گئی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر اماں جان کا صبر

مئی ۱۹۰۸ء کی ۲۶/ تاریخ تھی۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ حضرت اماں جان تڑپ تڑپ کر دعائیں کر رہی تھیں کبھی سجدہ میں گر جاتیں۔ کہ "اے حی و قیوم خدا میری زندگی بھی ان کو دے دے" لیکن الٰہی تقدیر کے مطابق آپ کا وقت آن پہنچا تھا۔ جب آپ پر نزع کی حالت شروع ہو گئی تو حضرت اماں جان نے دعا کی:۔

"اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں لیکن تو ہمیں نہ چھوڑیو"

آپ بار بار یہ الفاظ کہتی جاتی تھیں آخر رات کے دس بجے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سب کو تڑپتا چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا سے جا ملے۔

حضرت اماں جان نے اس وقت ایسا صبر کا نمونہ دکھایا جس کی مثال نہ مل سکے گی دل تو خون کے آنسو رو رہا تھا لیکن زبان پر صرف (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں) تھا اور بس۔ بلکہ وہاں پر موجود کچھ عورتوں نے اونچی آواز میں رونا شروع کیا۔ تو آپ نے بڑے زور سے انہیں ڈانٹا۔ اور فرمایا۔

میرے تو خاوند تھے میں نہیں روتی تم رونے والی کون ہو"

کچھ دیر بعد آپ نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور انہیں نصیحت فرمائی۔

"بچو گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔"

حضور کا جنازہ لاہور سے قادیان لے جایا گیا۔ بٹالہ سے بیل گاڑی پر رکھا گیا حضرت اماں جان بھی رتھ پر سوار ساتھ ہی تھیں۔ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی ڈیوٹی پر ساتھ تھے۔ آپ سارا راستہ دعاؤں میں مشغول رہیں۔

جنازہ کو بہشتی مقبرہ کے ساتھ والے باغ میں رکھا گیا۔ حضرت اماں جان چہرہ مبارک دیکھنے آئیں تو پائنتی کی طرف کھڑے ہو کر نہایت وقار والی آواز میں بولیں

"تیری وجہ سے میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے۔ اور خدا کلام کرتا تھا۔"

یہ گواہی تھی جو حضرت اماں جان نے حضرت اقدس کی سچائی کی دی۔ اور اس سے آپ کے ایمان کی مضبوطی اور حضرت اقدس سے عقیدت اور محبت کا پتہ چلتا ہے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر سچے دل سے ایمان رکھتی تھیں اور آپ کے دعویٰ اور (   ) کو سچا مانتی تھیں۔ کبھی بھی کسی قسم کا شک یا شبہ آپ کے دل میں پیدا نہ ہوا۔

تو بچو! حضرت اماں جان پہلے دن سے ہی حضرت صاحب پر ایمان لے آئی تھیں اور دعویٰ سے پہلے بھی آپ کو بزرگ مانتی تھیں۔ اس جگہ ہم آپ کو ایک چھوٹا سا واقعہ سناتے ہیں جو اماں جان نے اپنی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو سنایا۔ فرمانے لگیں کہ جب میں پہلی مرتبہ نئی نئی آئی تو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی ایک بات کا مجھ پر بہت اثر ہوا اور وہ یہ کہ خادمہ دودھ ابال رہی تھی۔ جب دودھ میں جوش آرہا تھا۔ تو اس نے ڈھکن اتار دیا اتفاق سے حضرت اقدس کی نظر پڑ گئی اور آپ نے فرمایا۔ دودھ ننگا ہے یہ ضرور پھٹ جائے گا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ دودھ کے ابال کے وقت ڈھکن اتار ہی دیتے ہیں۔ یہ دودھ بھلا کیوں پھٹے گا۔ مردوں کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال گذر ہی رہا تھا کہ اسی وقت دودھ پھٹ گیا۔ اس واقعہ سے میرے دل میں حضرت اقدس کا بہت رعب طاری ہوا اور میں نے یقین کر لیا کہ یہ تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔

حضور کی وفات کے بعد اماں جان بالکل بدل گئیں آپ کا سکون اور اطمینان جاتا رہا اس کی جگہ گھبراہٹ اور بے چینی نے لے لی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے آپ کی زندگی کے بارہ میں لکھا کہ

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بعد آپ میں ایک بہت بڑی تبدیلی پیدا ہوئی۔ پھر میں نے آپ کو پُرسکون اور مطمئن اور خاموش نہیں دیکھا۔ ہم بچوں کی وجہ سے بہت صبر دکھاتیں۔ لیکن طبیعت میں بے حد گھبراہٹ اور بے قراری پیدا ہو گئی تھی۔ جو پھر کبھی نہ گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ اس دنیا میں ہیں بھی اور نہیں بھی۔ آپ ایسے بے چین رہتیں جیسے آپ کا کچھ کھو گیا ہو"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے حضرت اماں جان کی غیر معمولی محبت کے بارے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں کہ آپ اکثر سفر پر جاتی تھیں اور بظاہر اپنے آپ کو بہت بہلائے رکھتیں۔ عورتوں کو ساتھ لے کر باغ کی یا گاؤں کی سیر کو نکل جاتیں۔ گھر میں کچھ نہ کچھ کام کرواتی رہتیں۔ کھانا پکواتیں اور اکثر غریبوں میں تقسیم کرتیں (یہ کام آپ کو سب سے زیادہ پسند تھا) لوگوں کا آنا جانا رہتا۔ اپنی اولاد کی دلچسپیاں تھیں۔ یہ سب کچھ تھا مگر حضور کے بعد پورا سکون آپ نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ صاف معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی اپنا وقت کاٹ رہا ہے۔ ایک سفر ہے جسے طے کرنا ہے۔ کچھ کام ہیں جو جلدی کرنے ہیں۔ ظاہر میں ایک صبر کی چٹان تھیں لیکن ایک قسم کی گھبراہٹ تھی۔ جو آپ پر ہر وقت طاری رہتی لیکن بچوں کی خاطر اپنا یہ غم چھپائے رکھتیں۔ اور سب کی خوشی کا سامان

باقی ص ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاتم طائی خدائی خدمتگار پروفیسر ناصر احمد

خدام الاحمدیہ کی تربیت سے پھر انصار اللہ کے تجربہ سے گزرنے والے ایک شخص کی بھرپور زندگی پر اس کے ایک شاگرد کا اظہاریہ- پروفیسر ناصر احمد صاحب مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جرمنی کے چھوٹے بھائی ہیں- پروفیسر صاحب اب ریٹائر ہو چکے ہیں-(ادارہ)

جدید حاتم طائی خدائی خدمتگار پروفیسر ناصر احمد

معاشروں کی تکمیل وارتقا میں قوم کے سبھی افراد کا ہاتھ ہوتا ہے کچھ لوگ نظر آ جاتے ہیں اور کچھ پس پردہ رہ کر اپنے خون کے پسینے کے ذریعے معاشرے کو استحکام بخشتے رہتے ہیں- یہ لوگ نمودو نمائش اور صلے اور ستائش کے تصورات سے بے نیاز ہوتے ہیں- کام محنت اور دیانت ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہوتا ہے- ہم سمجھتے ہیں کہ قومی تعمیروترقی کے اصل خالق ومالک یہ بے نام وہ بے چہرہ لوگ ہوتے ہیں جو خاموش خدمت کو عبادت سمجھ کر کرتے چلے جاتے ہیں- معاشرہ کبھی ان کی خدمات کا اعتراف نہیں کرتا- ڈیم پل سڑک کارخانہ یونیورسٹی بنانے میں کتنے مزدوروں محنت کشوں اور دانشوروں کی ہڈیوں کا رس شامل ہوتا ہے مگر تختی لگ جاتی ہے چند دن کے لئے سیاسی افق پر آئے اور چھائے کسی نظام سقہ کی' ہمارے ایک استاد پروفیسر ناصر احمد اپنی زندگی کے چالیس سال قوم کی نذر کرکے حال ہی میں ملازمت سے فارغ ہوئے ہیں ہزاروں طلباء کو انگریزی پڑھائی جن میں سے بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچے اور مامور ہوئے- ہم جیسے نالائق بھی ان کے سامنے بیٹھ کر دو چار لفظ سیکھ لیا کرتے تھے- پروفیسر ناصر دیانت' خلوص اور ان تھک محنت کی ایک زندہ مثال تھے- قدرت نے ان کو بے پناہ صلاحیت' توانائی اور جذبے سے نوازا تھا- اور وہ اسے اپنے شاگردوں میں کاشت کرتے رہتے تھے- تقریروں کے ذریعے نہیں بلکہ نمونہ بن کر پروفیسر ناصر احمد نے دولت نہیں کمائی احترام اور محبت کمائی ہے ہم پیار سے ان کو حاتم طائی کہتے تھے- ہر وقت دوسروں کے کام آنا ان کی زندگی کا شعار تھا- ہر وقت متحرک و فعال کہیں نہ کہیں آ جا رہے ہیں کاغذوں کے پلندے ہاتھوں میں ہیں کسی کا داخلہ کروا رہے ہیں کسی کی فیس معاف کروا رہے ہیں کسی طالب علم کے والد کو ڈاکٹر کے پاس لے جا رہے ہیں کسی کے گھر کا سودا سلف لا رہے ہیں کسی ایک کا کام کرنے جا رہے ہیں راستے میں دوسرا زیادہ ضرورت مند مل گیا تو اس کے ساتھ چل پڑے حتی کہ کئی کئی دن گھر سے غائب رہے کھانے پینے آرام کا کوئی ہوش نہیں رات دن کا فرق ان کے لئے ختم تھا ہمیں ملازمت میں آنے کے بعد ان کے ساتھ چند ماہ ایک گھر میں قیام کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا- جس طرح کی خدمت اور دیکھ بھال وہ کرتے تھے اپنا والد اور رشتہ دار بھی نہ کرے ایک دفعہ ان کو پتہ چل جائے کہ آپ تکلیف میں ہیں اس کے بعد وہ تکلیف آپ کی نہیں رہتی ناصر احمد صاحب اسے اپنے اوپر طاری کر لیتے اور اتنی سیوا کرتے کہ انسان تکلیف کو بھول جاتا- ناصر احمد صاحب صحیح معنوں میں مرنجاں مرنج قسم کے دیالو انسان ہیں بس دیتے ہی رہتے ہیں محبت' اخلاص پیار' اور مروت' میٹھی دھیمی مدھر مسکراہٹ ہمہ وقت بانٹتے ہیں بھاری بھرکم جسم اور مدبروں جیسے جثے والے ہمارے استاد کسی کو خالی ہاتھ جانے نہیں دیتے ان سے ہم کلام ہوتے ہی آدمی آدھے دکھ بھول جاتا ہے جس جگہ یہ کام کیا اپنے حسن اخلاق و کردار سے اپنے اردگرد کے سب لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا غصہ شور اور اونچی بات کرنا ان کی فطرت کے خلاف ہے- کام کرتے ہی نہیں ڈھونڈتے بھی ہیں اور کام اتنی نفاست سے کرتے ہیں کہ دیکھ کر رشک آتا ہے ہم ان کو ہی دیکھ کر استاد بنے تھے مگر افسوس کہ ان جیسا جذبہ صادق اپنے اندر پیدا نہ کر سکے- یہ خدا کی دین ہوتی ہے ملازمت میں جب بھی ہمارے سامنے مشکل مقام آتے ہیں ہم ناصر صاحب کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ان کا مقابلہ کرتے ہیں ناصر صاحب اپنے شاگردوں کو اپنی اولاد کی مانند سمجھتے ہیں مگر ان کا احترام دوستوں کی طرح کرتے ہیں جس کالج یا ادارے میں ناصر صاحب ہوتے وہاں کے مشیر وکیل کیئر ٹیکر منتظم پبلک ریلیشن آفیسرز غرض پورے ترجمان بن جاتے اس ادارے کا سارا احدود اربعہ لڑکوں کے نام پتے حساب کتاب سب ان کو اس طرح زبانی یاد ہو جاتے جس طرح ان کو درسی کتابیں زبانی یاد تھیں اپنے مضمون پر پورا عبور حاصل تھا اپنی کلاس وقت پر لیتے بلکہ چھٹیوں میں اور بعد از وقت آ کر بھی کلاس میں پڑھاتے کورس مکمل کرتے دہراتے نوٹس لکھواتے اور سب سے بڑی بات یہ کہ حوصلہ بندھواتے- ناصر صاحب کو ہم نے کبھی اپنے مسائل کا دکھڑا روتے نہیں دیکھا- بس ہمہ وقت دوسروں کی خدمت ہی کو اپنی جان کا روگ بنائے رکھا- ناصر صاحب نے اپنی ملازمت کی ساری چھٹیاں بھی اپنے پیشے کو بخش دیں- ان کو چھٹی کے لئے فرصت ہی نہیں ملتی- آرام سے کبھی ان کو کسی نے بیٹھے دیکھا نہیں ہم نے تو ان کو بیٹھے ہی نہیں دیکھا ہمہ وقت گرداں اور سرگرداں- آدھی رات کو گھر آتے ایک گھنٹے میں کپڑے بدلے سامان اٹھایا اور آدھی ہی رات کو کسی اور طرف روانہ ہو گئے مگر صبح کلاس میں گھنٹی کی ٹنگ سے پہلے موجود- جن بھوت تھے یا چھلاوہ گرمی لگتی تھی یا ان کو سردی بہار و خزاں کے تصورات سے بھی آزاد تھے ان کی بہار و خزاں ان کے طلباء کی کامیابی وناکامی ہوتی تھی- ابھی تک ماشاء اللہ اس طرح جوان و رعنا ہیں- ان کے چہرے پر سکون و قرار اپنا سایہ ڈالے رہتے ہیں- صاف ستھرے روشن روشن پروفیسر کاغذات کے پلندوں 'ڈائری' اخبار اور کتابیں اٹھائے اب بھی مل جاتے ہیں تو دیکھ کر دل سے دعا ہی نکلتی ہے- وہ بڑے آدمی ہیں ان کے نام کی تختی کسی گلی یا نالی پر نہیں لگی ہم جیسے طالب علموں پر لگتی ہے-

(روزنامہ مشرق پشاور ١٣- اکتوبر ٩٣ء)

بقیہ : ص ٣

تھے- چنانچہ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے صحابہؓ نے ادب کے طریق کو مضبوطی سے پکڑ لیا- خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جو خدا تعالیٰ بتاتا سن لیتے ورنہ صبر سے انتظار کرتے- اور اس حکم پر عمل فرماتے کہ قرآن کریم کو اپنے وقت پر نازل ہونے دو- اور اس کی وحی کے آنے سے پہلے سوال نہ کیا کرو اور یہ دعا کیا کرو کہ الٰہی میرے علم کو بڑھاتا رہ- اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ موسوی سلسلہ کے لوگوں کے لئے محمدی ﷺ علوم کا سمجھنا واقعہ میں مشکل ہوگا- کیونکہ اس دین میں بہت سے مسائل نئے بتائے جائیں گے- اور اس شخص کے لئے جو اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہو نئی بات کو ماننا مشکل ہوتا ہے- چنانچہ کفار جن کے دل صاف تختی کی طرح تھے وہ تو بہت جلد آپ پر ایمان لے آئے مگر یہود و نصاریٰ جن کے پاس خدا کا کلام موجود تھا محروم رہے- کیونکہ ہر بات جو اسلام میں ان کی کتب کے خلاف ہوئی تھی ان کے صبر کے پیمانہ کو چھلکا دیتی تھی اور وہ ابتلا میں پڑ جاتے تھے حضرت مسیحؑ کے وقت میں بھی اسی وجہ سے یہود ہدایت سے محروم رہے اور غیر قومیں اصرار کرکے اس دین میں شامل ہونے لگیں-

نتیجہ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی خدام

٩٣-٩٢ء

"میرے ضلع میں احمدیت"

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام امسال "میرے ضلع میں احمدیت" کے عنوان پر سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کروایا گیا تھا- خدا کے فضل سے بہت سے خدام نے نہایت محنت اور عرقریزی سے اس مشکل عنوان پر قلم اٹھایا-

منصفین کے فیصلہ کے مطابق اول= منور علی شاہد صاحب گلشن پارک لاہور' دوم= داؤد ناصر صاحب وحدت کالونی لاہور اور سوم احمد صفی اللہ صاحب عزیز آباد کراچی قرار پائے-

سندات خوشنودی کے مستحق چہارم تا دہم اس طرح ہوئے-

طیب احمد صاحب طاہر دارالذکر فیصل آباد- عبدالرؤف صاحب جہلم- نعیم الدین صاحب کوٹلی- فخر احمد عباسی وحدت کالونی لاہور- اعجاز احمد اسلام پورہ لاہور- قیصر ندیم سمن آباد لاہور- نذیر احمد اعوان نارتھ کراچی-

چہارم تا ہفتم کو خصوصی انعامات بھی دئے جا رہے ہیں-

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہر اعتبار سے ان کے لئے بابرکت فرمائے-

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں فضل عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات وعطیات سے ہوتا ہے-

احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ صاحب کھوڑ ضلع اٹک سے لکھتے ہیں کہ ان کی بیٹی عائشہ صاحبہ اور مکرم فائز احمد صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲- اکتوبر ۹۳ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "نائل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم کرنل محمد حیات قیصرانی صاحب کی بڑی بیٹی کا نواسہ اور محترم بشارت احمد صاحب لاہور کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم عارف حمید صاحب آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹-۱۰-۹۳ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "فرحان احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب گڑھی شاہو لاہور کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ منور سلطانہ ہاشمی صاحب زوجہ شہزادہ محمد عثمان صاحب محلہ دارالصدر شرقی عقب ہسپتال ربوہ کی آنکھ کا آپریشن ڈاکٹر کے مطابق ۱۳- نومبر بروز ہفتہ متوقع ہے۔

○ محترمہ سیدہ شمسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم الدین احمد صدر محلہ دارالیمن غربی ربوہ کے پتے میں پتھری ہے۔ آپریشن تجویز ہوا ہے۔ جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۱۴- نومبر بروز اتوار متوقع ہے۔

○ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر شیخ مظفر علی صاحب ڈرگ کالونی کراچی علیل ہیں۔

○ مکرم محمد عنایت اللہ صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کی بائیں آنکھ کا آپریشن گذشتہ منگل کو ہوا تھا۔ اب ان کی دوسری آنکھ کا آپریشن متوقع ہے۔

احباب سے ان سب کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ نجمہ پروین بنت ملک مظفر احمد کوئٹہ نے ایم ایس سی باٹنی کے فائنل امتحان ۱۹۹۲ء میں بلوچستان یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ دینی ہو یا دنیاوی ہر امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرماتا رہے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

ضرورت ہے

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ گائنی میں ویمن میڈیکل آفیسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ جس کا گریڈ 5750-215-3170 اور =/500 روپے ماہوار نان پریکٹس الاؤنس ہے۔

خواہش مند کوالیفائیڈ خواتین اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۵- نومبر ۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

مستحق ذہین طلبہ کے لئے

"شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

داخلہ ٹیسٹ

○ ۱- نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء و طالبات مورخہ ۲- دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲- داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی۔ علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمشن لے سکتی ہیں۔

۳- ایڈمشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵- نومبر ۱۹۹۳ء تک جمع کرائے جائیں۔

۴- کوئی ایڈمشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵- پریپ (Prep) کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا پانچ سال ہونی چاہئے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی چہارم

بعنوان "انفاق فی سبیل اللہ"

اول: صفوان احمد صاحب ملک طاہر ہوسٹل ربوہ

دوم: مسعود ناصر صاحب، وحدت کالونی لاہور

سوم: داؤد ناصر صاحب، وحدت کالونی لاہور

مندرجہ ذیل خدام کے مضامین معیاری سندات خوشنودی کے مستحق قرار پائے۔

چہارم = طیب احمد طاہر صاحب دارالذکر فیصل آباد۔ پنجم = شاہد منصور صاحب وحدت کالونی لاہور۔ ششم = ہارون احمد صاحب سمن آباد لاہور۔ ہفتم = خاور بخاری صاحب سمن آباد لاہور۔ ہشتم = محمد عباس احمد صاحب ناصر ہوسٹل۔ نہم = ناصر فاروق صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔ دھم = مرزا ناصر احمد صاحب کراچی۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ بھکہ- تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کی رسید بک نمبر ۶۵۳۵ گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کوئی چندہ ادا نہ کرے۔ اگر کسی کو یہ رسید بک مل جائے۔ تو دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

مہتمم مال

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ

مجالس انصار اللہ پاکستان

نصاب امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء

○ تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان مندرجہ ذیل نصاب برائے امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء سے انصار اللہ کو بروقت آگاہ فرماویں۔

۱- ترجمہ کلام الٰہی پارہ نمبر ۸ نصف آخر

۲- کتاب از روحانی خزائن "کشتی نوح" مکمل

۳- کتاب بنیادی نصاب...... مکمل

نیز استدعا ہے کہ وقتاً فوقتاً یاددہانی کے ذریعہ تمام انصار کو باقاعدہ مطالعہ کا پابند کرکے زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کیا جائے۔ یہ امتحان وسط دسمبر ۱۹۹۳ء میں ہوگا۔ (قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان- ربوہ)

بقیہ : ص ۲

فرمائے ہیں۔ ایسا کرنے والوں کو مستقبل میں اللہ تعالیٰ کی برکت سے بے انتہا مالی فوائد حاصل ہونے کا بھی وعدہ ہے۔ اور یہ ضرور ملتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ فرمایا کہ جب مالی قربانی کرو تو اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی منفعت پر نظر نہ رکھا کرو بلکہ اللہ کی رضا کا حصول اصل مقصد ہو جو پیش نظر رہے۔

اس ضمن میں حضور نے سیکریٹریان مال اور دیگر کارندوں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے ذریعے تمام چندہ دینے والوں کی قربانی کا ثواب ان کے کھاتے میں بھی لکھا جائے گا اور اصل دینے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مالی نظام کو پاک صاف رکھے، ہم ہمیشہ رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے خرچ کریں۔ ہم سے پہلوں نے جو خرچ کئے آج ہم ان کا پھل کھا رہے ہیں اور ہم جو آج خرچ کریں گے آنے والی نسلیں اس کے پھل کھائیں گی۔ مگر اس پھل کی خاطر قربانی نہ کریں بلکہ اس میں ہمیشہ رضائے باری تعالیٰ کو پیش نظر رکھیں۔ یہی سب سے بڑی جزا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۰- نومبر- سردی کا آغاز ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۳۶ درجے سنٹی گریڈ

○ مقبوضہ کشمیر کی درگاہ حضرت بل کے بھارتی فوج کے محاصرہ کا سلسلہ جاری ہے۔ وادی کشمیر میں احتجاجی مظاہروں اور ہڑتال کے باعث کاروبار زندگی بدستور معطل ہے۔ بھارتی فوج اور کشمیری مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں ۳- بے گناہ کشمیری شہید ہو گئے- بھارتی افواج نے بڑی تعداد میں افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ اسلام آباد کے پارلیمنٹ ہاؤس میں منگل ۹- نومبر کی شام چار بج کر دس منٹ پر آگ کے شعلے بلند ہوئے جس نے جلد ہی تمام عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا- اسلام آباد اور راولپنڈی کے فائر بریگیڈ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے اس کے علاوہ فضائیہ- بحریہ اور آرمی کے فائر بریگیڈ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے- آگ پر قابو پانے میں ۵ گھنٹے لگے- اس جدوجہد میں چار فائر مین بے ہوش ہو گئے- وزیر اعظم نے فوری طور پر آگ لگنے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے- قائم مقام صدر وسیم سجاد کوئٹہ کے دورے کے بعد ائرپورٹ سے سیدھے پارلیمنٹ ہاؤس پہنچے- قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے آگ لگنے کی تحقیقات کے لئے ڈپٹی سپیکر کی قیادت میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک ہفتے میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

○ پارلیمنٹ ہاؤس میں آگ لگنے کی وجہ کا فوری طور پر پتہ نہیں چل سکا- خیال ہے کہ بلڈنگ کی تیسری منزل پر بجلی کی تاروں کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے یہ آگ لگی ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ صدارتی انتخاب ۱۳- نومبر کو ہی ہو گا- اس مقصد کے لئے اگر پارلیمنٹ کی بلڈنگ دستیاب نہ ہوئی تو قومی اسمبلی کی پرانی عمارت کو اس کام کے لئے استعمال کیا جا سکے گا۔

○ چین کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ چین عالمی سطح پر ایٹمی تجربات پر فوری پابندی کے حق میں ہے انہوں نے کہا کہ دنیا ایٹمی خطرے سے دوچار ہے اس لئے ایٹمی تجربات پر پابندی کے لئے مذاکرات کی رفتار تیز کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ چین نے تہیہ کر رکھا ہے کہ کسی بھی تنازعے میں وہ ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے میں پہل نہیں کرے گا۔

○ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اپنی قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ ۱۲- دسمبر کو نئے آئین کے بارے میں ہونے والے ریفرنڈم میں بھرپور حصہ لے کر آئین کی حمایت کریں ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ نئے آئین میں صدر کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں- ۱۲- دسمبر کو ہی پارلیمنٹ کے انتخابات ہو رہے ہیں- اس سے قبل صدر یلسن نے صدر کے انتخابات بھی وقت سے پہلے کرانے کا اعلان کیا تھا مگر اب انہوں نے کہا کہ ملک کو کسی مزید بحران میں مبتلا نہیں کیا جا سکتا اس لئے صدارتی انتخابات اپنے وقت پر ۱۹۹۶ء میں ہی ہونگے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ صدارتی الیکشن میں حمایت کرنے کے عوض ایم کیو ایم نے پیپلز پارٹی سے سندھ کی گورنری کا مطالبہ کیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے سندھ سے سینٹ کی تینوں نشستیں جیت لی ہیں- سرحد میں ایک نشست مسلم لیگ (ن) نے جیتی ہے۔

○ مسٹر مرتضیٰ بھٹو نے سندھ کے رکن اسمبلی کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا- ان کو سخت پہرے میں سندھ اسمبلی لایا گیا۔

○ مسٹر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ میں صدارتی انتخابات میں مسٹر فاروق لغاری کو ووٹ دوں گا- وہ سندھ اسمبلی میں بھی حکومتی بنچوں پر بیٹھیں گے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مس رابن رافیل نے صدر وزیر اعظم قومی اسمبلی کے سپیکر اور وزیر دفاع سے ملاقات کی- ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں اخباری اطلاعات کے مطابق پریسلر ترمیم کا معاملہ طے پا گیا ہے- امریکہ پاکستان کی غیر مشروط حمایت کرے گا- ملاقات کے بعد امریکی سفارت کاروں نے کہا ہے کہ پاکستانی رہنماؤں سے بات چیت مثبت رہی ہے۔

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ امریکہ غیر جانبدار ہو کر بھارت پر دباؤ ڈالے تو مسئلہ کشمیر آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے صدارتی الیکشن کی مہم کے لئے سیسنا طیارہ کرائے پر لے لیا ہے- وہ سرکاری ٹرانسپورٹ استعمال نہیں کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملکی مفاد کے خلاف کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ منشیات دہشت گردی اور انسانی حقوق کے بارے میں پاکستان اور امریکہ کے موقف ملتے جلتے ہیں۔

○ وزیر خارجہ فاروق لغاری نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کے بارے میں اپنے غلط فیصلوں پر نظر ثانی شروع کر دی ہے پریسلر ترمیم پر امریکہ خود خوش نہیں ہے- حکومت پاکستان نے کشمیر کو متنازعہ علاقہ قرار دینے پر امریکہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف ایک بار پھر واک آؤٹ کر گئی۔

حماد کلینک کا دوبارہ اجراء

ڈاکٹر عبدالخالق خالد کی بیرون ملک سے آمد پر حماد کلینک کمیٹی مارکیٹ ملحقہ بلدیہ (بالمقابل ایوان محمود) ربوہ جاری کر دیا گیا ہے- اوقات مشورہ : شام ۴ بجے تا ۸ بجے رات

امپورٹڈ بلیک اینڈ وائٹ و رنگین ٹی وی
•- ٹی وی ٹرالی •- ٹی وی کیبنٹ
•- واشنگ مشین •- ڈیپ فریزر
•- سوئی گیس و الیکٹرک واٹر ہیٹر
اور دیگر ہوم اپلائنسز
نقد اور آسان قسطوں پہ حاصل کریں
دوکاندار حضرات کیلئے ٹی وی اینٹینا ہول سیل میں دستیاب ہے نیز تبادلہ ٹی وی سہولت بھی موجود ہے

ٹی وی سنٹر اقصیٰ روڈ بانو مارکیٹ ربوہ

ہومیو پیتھک کورسز
HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیور- سٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں-
سٹاکسٹ :-
کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ-
کنری : بلال میڈیکل سٹور-
ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار-
فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار-
لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک،
کیور- سٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس-
گوجرانوالہ : حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج-
سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ-
حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ-
واہ کینٹ : طیب ہومیو پیتھک کلینک- انوار چوک-
بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور لشتر روڈ-
کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ-
پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ-
شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ-
ساہیوال : خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال-
راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار-
گجرات : شاہین ہومیو پیتھک سٹور- فیصل گیٹ-
حیدر آباد : روبی میڈیکل سٹور- چھوٹی گٹی-
کیور- سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

پتہ

•نئی عارضی لائٹ • ہاؤس وائرنگ کا واحد مرکز
فون : ۲۱۱۲۲۵ پی پی
چوہدری الیکٹرک سٹور ربوہ
کالج روڈ نزد اقصیٰ چوک
نیز ہمارے ہاں سامان بجلی مناسب ریٹ پر دستیاب ہے

حبوب مفید اٹھراء — ۲۰ گرام ۲۰/- ، ۶۰ گرام ۶۶/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زد جام عشق خاص ۶۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاقِ معدہ ۱۲/- روپے ، ۲۴/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
NASIR
فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴